روشن ہیں سب ستارے رسالت مآب کے

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

فرشتے حق پرستوں کی لڑائی دیکھنے آئے
نبی کے سادہ لشکر کی بڑائی دیکھنے آئے

''کیاتم نے اُنہیں دیکھا جو میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اورانہوں نے تمہارے سلام کا جواب بھی دیا تھا۔'' حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا''جی یارسول اللہ''ارشادفرمایا''وہ سیدالملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔''(الاکمال)

ایک بار جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے،اہل بیت نبی اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خدمت عالیہ میں موجود تھیں۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اُس کا سلام سیدہ طاہرہ اُمّ المؤمنین کی خدمت میں عرض کروں......غزوۂ بدر میں جبریل علیہ السلام مجاہد فرشتوں کے ایک دستے کے ساتھ اصحابِ رسول کی مدد کے لیے حاضر ہوئے تھے۔حکم تھا اعدائے صحابہ،اعدائے اسلام کی گردنوں پر ضربیں لگاؤ،ان کے ہر جوڑ پر وار کرو۔عمِ رسول سیدنا عبّاس رضی اللہ عنہ ابھی اسلام نہ لائے تھے۔غزوۂ بدر میں مشرکین ملّہ کے ہمراہ تھے۔قضاءوقدر میں اُن کا نام اصحاب رسول میں لکھا ہوا تھا لہٰذا گرفتار کیے گئے۔ایمان کے مضبوط مگر جسم وجان کے ایک کمزور صحابی رسول انہیں گرفتار کر کے لائے......پوچھا اے چچا جان آپ کو اس کمزور جسم وجان والے میرے مجاہد نے گرفتار کیا ہے؟ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں مجھے تو کسی مضبوط قد کاٹھ کے نادیدہ شخص نے گرفتار کر کے اس مجاہد کے ہاتھ میں دے دیا ہے......قرآن مجید میں غزوہ بدر کے موقعہ پر فرشتوں کے گشت،کافروں پر رعب ڈالنے اور دوسری جنگی خدمات میں حصہ لینے کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

غزوۂ خندق کے موقعہ پر جزیرہ عرب کے کافروں کا ایک جمِ غفیر ابوسفیان (جو ابھی تک ایمان نہ لائے تھے) کی قیادت میں مدینہ منوّرہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ نبی اور اصحابِ نبی نے مدینے کے تحفظ کے لیے ایک طویل خندق کھود لی تھی...... مشرکین کا لشکر جو مدینہ کو نہایت آسان شکار سمجھ کر آیا تھا نبوی عسکری حکمت عملی دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا......مدینہ میں موجود یہودی قبائل نے بھی اہل اسلام کے ساتھ غداری کرنے میں کمی نہ کی تھی۔ یہود اور حملہ آور کافر سرداروں میں گفت وشنید جاری تھی۔ان سازشوں کی اطلاع بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو چکی تھی۔مگر وہ نبی ہی کیا جو گھبرا جائے یا جنگ سے مونہہ موڑ جائے۔وہ تو عین تیروں کی بارش میں اعلان کیا کرتے تھے''اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب......اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِب''میری نبوت میں

شک نہیں، جھوٹ نہیں میں ہی تو سردارِ قریش عبدالمطلب کا بیٹا ہوں......اپنی نہایت حکیمانہ عسکری چال سے ایک نومسلم صحابی کے ذریعے نبی نے یہود اور عسا کرِ قریش میں پھوٹ ڈلوا دی۔ ہوا اور آندھی کے نام اللہ کا حکم پہنچا، اُس نے پریشاں حال دشمن کے اوپر پتھر برسانے شروع کیے۔ اُن کی چولھوں پر چڑھی دیگیں اُلٹ دیں...... نبی کا بھیجا ہوا ایک فقیر مجاہد لشکرِ کفار کے حالات لینے پہنچا۔ واپس ہوا تو راستے میں کئی گھوڑ سوار ملے انہوں نے پیغام دیا کہ اپنے آقا سے کہہ دیجئے شکست خوردہ لشکرِ جرّار فرار پر مجبور ہو چکا ہے...... یہ گھوڑ سوار دستہ ملائکہ تھے جو اصحابِ رسول کی مدد کو آئے ہوئے تھے......

مسجد نبوی میں جاں نثاروں کی محفل سجی ہے، بدرِ منیر کی کرنیں نور بکھیر رہی ہیں، بھری بزم میں اصحاب رسول علمی نوری کرنیں سمیٹ رہے ہیں۔ رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب اور رعب کی وجہ سے بعض سوالات پردۂ اخفا میں رہ جایا کرتے تھے اتنے میں کوئی بدوی سعادت مند یا آسمانی عقیدت مند حاضرِ خدمت ہو کر خفیہ گوشوں کو وا کرنے کی درخواست کرتا......آج بھی کوئی سفید پوش مسافر آیا ہے، اس نے سوال کیے ہیں، یا رسول اللہ اسلام کیا ہے؟ ایمان کیا ہے؟ احسان کیا ہے؟ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت حکیمانہ اور عام فہم جواب دے کر سائل کو مطمئن کیا ہے۔ پہلے سے موجود اصحابِ رسول بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ سائل سوال کا جواب پا کر تصدیق بھی کر رہا ہے، گویا اسے جواب پہلے سے معلوم ہیں۔ اس نے پوچھا ہے قیامت کب آئے گی؟ ارشاد رسول ہے میں بھی تمہاری طرح اس سوال کا جواب نہیں جانتا۔ ہاں نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سائل یہاں کا نہیں لگتا، ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا نہیں اور اگر وہ کہیں دور سے آیا ہے تو اس کے کپڑے گرد آلود کیوں نہیں؟ ہم حیرت میں گم تھے۔ وہ اٹھا، دروازے سے نکلا۔ ارشاد رسول ہوا عمر، دیکھو، اسے واپس بلاؤ...... میں گیا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ حیرت زدہ دیکھ کر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! ”هٰذا جِبْرِيلُ جَائَكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ“ جبریل امین تھے جو تمہارے دین کے خفیہ گوشے تمہیں تعلیم کرنے آئے تھے......خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ۴۰ سال ہوئی تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے تھے پھر جبریل اور ان کے ساتھ دوسرے فرشتوں کی آمد اصحاب وصحابیاتِ رسول کے سامنے جاری رہی۔ صرف چند مواقع کا ذکر کر دیا ہے۔ ۶۳ سال کا طویل عرصہ آسمانی مخلوق نبی اور اصحابِ نبی کی خدمت میں حاضر رہی۔ یہاں تک کہ اصحاب رسول کے ایمان (وعمل) کو معیارِ ایمان، معیارِ قبولیت، معیارِ نجات آخرت قرار دے دیا گیا۔ فرشتوں کے ایمان کو معیار قرار نہیں دیا۔ نبیوں کا ایمان تو حد درجہ بلند و بالا ہے لہٰذا اُسے بھی معیار قرار نہ دیا، ہاں اصحابِ نبی کے لیے اعلان ہو گیا: ”اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ اور فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا......لوگو! ہدایت کا مخزن یہ ہیں ہدایت کا منبع یہ ہیں۔ ہدایت کا مرجع یہ ہیں۔ ہدایت کا معیار صرف یہی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہی جیسا ایمان لاؤ:

گر تجھ کو طلب ہے جنت کی......تو دامن تھام صحابہ کا